خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 13-اکتوبر 1996ء

روزنامہ
# الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 233 | اتوار 29 جمادی الاول ۔ 1417ھ 13 اخاء 1375ھش 13 اکتوبر 1996ء

## شرک ناقابل عفو گناہ ہے

ہر ایک گناہ بخشنے کے قابل ہے مگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود کارساز جاننا ایک ناقابل عفو گناہ ہے (-) شرک سے یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور معبودات دنیا پر زور دیا جاوے اسی کا نام شرک ہے اور معاصی کی مثال تو حقہ کی سی ہے کہ اس کے چھوڑ دینے سے کوئی دقت اور مشکل کی بات نظر نہیں آتی مگر شرک کی مثال افیم کی سی ہے کہ وہ عادت ہو جاتی ہے جس کا چھوڑنا محال ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب انسان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی فرد جرم لگ جاوے تو کون ہے جو اس کی رعایت کرے اور بچا سکے۔ حکام خدا کے قہر اور رحم کا نمونہ ہوتے ہیں۔ اگر خدا خوش ہو تو حکام کے دل میں خود بخود رحم پیدا ہو جاتا ہے اور اگر خدا ہی ناراض ہے تو پھر انسان خود واجب سزا ہے کسی کے کیا بس کی بات۔

پس اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور سے خدا کے ہو جاؤ۔ (-) پنجابی کی مشہور مثل ہے کہ جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ اصل بات یہی ہے کہ خدا خوش ہو تو سب خوش ہو جاتے ہیں۔ خدا کا راضی کرنا مقدم ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 504)

## سانحہ ارتحال

مکرم شیخ عباد الرحمٰن عابد صاحب کپور تھلوی ابن حضرت شیخ حبیب الرحمٰن صاحب کپور تھلوی بعمر 86 سال مورخہ 7۔ اکتوبر 96ء بروز سوموار صبح 2 بجے وفات پا گئے ہیں۔

لاہور میں ان کا جنازہ مکرم مربی صاحب سول لائن نے پڑھایا۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بعد عصر مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر مکرم شیخ عبدالمنان صاحب نے دعا کروائی۔ موصوف لمبا عرصہ تک سیکرٹری مال حلقہ سول لائن خدمت دین کرتے رہے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## درخواست دعا

- مکرم جاوید احمد صاحب (وقف جدید ربوہ) کا ہرنیا کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیاب ہوا ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ وعاجلہ کی دعا کی درخواست ہے۔
- مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کاہلوں C-134 ماڈل ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
- محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ زوجہ جلال دین صاحب (وفات یافتہ) آف شیخوپورہ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

## چندہ تحریک جدید

- حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ چھوڑا جائے جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

گویا جلد ادائیگی آپ کو روحانی طور پر ایک اعلیٰ مقام پر پہنچانے کا موجب ہوتی ہے پھر اس میں تاخیر کیوں روا رکھی جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## دعوت الی اللہ تربیت کا بہترین نسخہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

آپ اپنے تجربے سے جانتے ہیں اور یقین پر قائم ہیں کہ جب آپ دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں تو آپ درحقیقت اپنے آپ کو بھی نصیحت کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اس ترکیب کو نئے آنے والوں پر استعمال کریں ان کو توجہ دلائیں کہ ہمیں اور اپنے جیسے احمدی لا کر دو۔ ایک آئے ہو تم دس لے کے آؤ۔ ان کو (دعوت الی اللہ) میں جھونک دیں۔ جوں جوں وہ (دعوت الی اللہ) کریں گے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا ایمان ہی ترقی نہیں کرے گا ان کا علم بھی ترقی کرے گا اور تزکیہ نفس ہوتا چلا جائے گا۔ ان کو غیر آپ کی طرف دھکیلیں گے بجائے اس کے مرکز سے ان کا سفر باہر کی طرف ہو' باہر سے مرکزیت کی طرف سفر شروع ہو جائے گا کیونکہ (داعی الی اللہ) کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور مخالفت باہر سے دھکیل کر اندر کی طرف لے کے جاتی ہے۔ پس وہ آپ سے زیادہ گہرا تعلق رکھنے پر مجبور ہوں گے۔ بارہا آپ کے پاس آئیں گے آپ سے مسائل کا حل پوچھیں گے اور اپنی تکلیفوں کا ذکر کریں گے اور اس پر جو صبر کی طاقت نصیب ہوئی ہے وہ ان کے اندر ایک نئی طاقت عطا کرے گی کیونکہ صبر سے انسان کو بڑی طاقت نصیب ہوتی ہے۔ پس ایک طریق یہ ہے ہر نئے آنے والے احمدی کو آپ پیار سے اپنے ساتھ چمٹا کر پھر بھیجیں کہ جاؤ (دعوت الی اللہ) کرو۔ یہ اس سے ملتا جلتا مضمون ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ (......) اے میرے اللہ مجھے دکھا تو سہی کہ تو مردے کیسے زندہ کرتا ہے مراد یہ تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ فرمایا گیا تھا کہ تو نے ساری دنیا کو زندگی عطا کرنی ہے اور یہ پیشگوئی اس بات میں شامل تھی کہ آنحضرت ﷺ جنہوں نے سب دنیا کو زندہ کرنا ہے آپ کی نسل میں آپ کی دعاؤں سے پیدا ہوں گے۔ اپنے ماحول میں' اپنے گردوپیش میں ہر جگہ آپ کو موت دکھائی دے رہی تھی۔ عرض کیا کہ اے خدا! ایمان تو میں لایا ہوں کہ تو ضرور ایسا کرے گا لیکن دکھائی نہیں دے رہا۔ کچھ میری طمانیت کا بھی تو انتظام کر۔ مجھے بھی تو اطمینان نصیب ہو کہ ہاں اس طرح ہو گا اور ایسے ہوا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ چار پرندے پکڑو (......) ان کو اپنے ساتھ مائل کر لو۔ اپنے قریب لے آؤ۔ اپنے ساتھ مانوس کر دو۔ یہاں تک کہ تمہارا پیار ان کے دل میں پیدا ہو جائے۔ پھر ان کو چار سمتوں میں مختلف پہاڑیوں پر چھوڑ دو۔ پھر ان کو آواز دو' دیکھو کہ کس طرح لپکتے ہوئے' اڑتے ہوئے تمہاری طرف آتے ہیں۔

تو سعید روحوں کو بلانے کے لئے یہی ڈھنگ ہے کہ پہلے آپ ان کو سینے سے لگائیں اور پھر ان کو (دعوت الی اللہ) پر مامور کر دیں۔ جتنا (دعوت الی اللہ) کریں گے اتنا ہی وہ آپ کے زیادہ ہوتے چلے جائیں گے۔ چاروں سمت دنیا میں پھیل جائیں گے۔ اور زندگی کا وہی پیغام دوسروں کو عطا کرنے لگ جائیں گے۔ وہ زندگی

باقی صفحہ 7 پر

## خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13- اخاء 1375 ھش — 13 - اکتوبر 1996ء

# ایک دوسرے کیلئے غائبانہ دعا

کسی سے اپنے لئے دعا کروانی ہو تو یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اس کے ساتھ تعلق پیدا کیا جائے۔ اگر دونوں میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت ہو تو یقیناً جس سے دعا کروائی جانی ہو اس کے دل میں دعا کرنے کا شدید جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ واقعہ تو ہم سب نے سنا ہوا ہے کہ کوئی شخص ایک بزرگ کے پاس دعا کی درخواست لے کر گیا تو انہوں نے کہا کہ مٹھائی لاؤ۔ مقصد یہ تھا کہ دونوں کی آپس میں محبت کا کوئی اظہار ہونا چاہئے۔ یہ عادت تو بہت اچھی ہے کہ ہم ہر شخص سے کہتے ہیں کہ میرے لئے دعا کرو۔ لیکن صرف اتنا ہی کہنا کافی نہیں۔ اگر ہم واقعی چاہتے ہیں کہ دوسرا شخص ہمارے لئے دعا کرے تو ہمیں اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو بڑھانا چاہئے اور اپنی زندگی کا ایسا انداز اختیار کرنا چاہئے کہ ہمارے لئے اس کے دل میں محبت پیدا ہو جائے۔ آخر دعا اسی لئے کروائی جاتی ہے نا کہ ہماری مشکلات حل ہو جائیں۔ ہمارے لئے آسانیاں پیدا ہوں۔ ہم میں جو خامیاں ہیں وہ دور ہو جائیں۔ وغیرہ وغیرہ اور یہ دعا وہی شخص کر سکتا ہے جسے ہمارے ساتھ محبت ہو جو ہمیں مشکل میں نہ دیکھنا چاہتا ہو۔ جس کے دل سے یہ آواز اٹھے کہ ہمارے لئے آسانیاں پیدا ہوں۔ جو ہماری خامیوں کو دور ہوتا دیکھ کر خوش ہو۔

پس ان ساری باتوں سے معلوم ہوا کہ کسی سے دعا کروانے کے لئے اس کے دل میں اپنے لئے محبت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے قریب آنا چاہئے۔ اگر ایسا ہو تو یقیناً ہمارا دعا کے لئے کہنا کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔

ایک اور طریق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ہم دوسروں سے کہتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں تو ہم خود بھی تو ان کے لئے دعا کریں۔ ایسا کوئی انسان دنیا میں موجود نہیں ہے جسے حقیقی طور پر دعا کی ضرورت نہ ہو۔ اور کچھ نہیں تو اسے اپنی موجودہ اچھی حالت سے زیادہ بہتر حالت میں جانے کی خواہش ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ پس دوسروں کو بھی دعا کے لئے کہئے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی نہ بھولئے کہ اگر کوئی اور آپ کے لئے دعا کرے گا تو آپ اس کے لئے کیوں دعا نہ کریں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دعا کے حلقے کو جتنا وسیع کر دیا جائے اتنا ہی اس کی قبولیت کے آثار جلد پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہر شخص یا کہئے کہ سب لوگ ایک دوسرے کے لئے دعا کریں اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب ہم کسی شخص کے لئے دعا کرتے ہیں باوجودیکہ اس نے ہمیں دعا کے لئے کہا نہیں ہوتا تو وہ دعا تو نہ صرف اس شخص کے لئے ہوتی ہے بلکہ اپنے لئے بھی ہوتی ہے۔ اور دعا کرتے وقت فرشتے کہتے ہیں کہ جو کچھ تو دوسرے کے لئے مانگ رہا ہے وہ تجھے بھی مل جائے۔ یہ کتنی اچھی بات ہے۔ دعا کسی اور کے لئے کی اور اپنے ساتھ بھی یہ معاملہ پیش آگیا کہ وہ دعا پوری ہو گئی۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم نہ صرف ایک دوسرے سے دعا کرنے کے لئے کہیں بلکہ از خود ایک دوسرے کے لئے دعا کرتے رہیں۔ غائبانہ دعا یعنی ایسی دعا جس کے لئے آپ سے کہا تو نہیں گیا لیکن آپ کر رہے ہیں نہ صرف زیادہ مؤثر ہوتی ہے بلکہ اس کی تاثیر کا اظہار دونوں طرف ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے پر بھی اور جس کے لئے دعا کی جاتی ہے اس پر بھی۔

پس آیئے ہم یہ اپنا شعار بنا لیں کہ ہم نہ صرف دوسروں کو اپنے لئے دعا کے لئے کہیں گے بلکہ از خود دوسروں کے لئے غائبانہ طور پر دعا کرتے رہیں گے۔ اور ایسا یہ سوچ کر کریں کہ ایسی دعا زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

---

زندگی کا راز میں نے پا لیا
موت دروازے سے بڑھ کر کچھ نہیں
یہ تسلسل کا عجب انداز ہے
سچ تو یہ ہے اس سے ہٹ کر کچھ نہیں

ابوالاقبال

---

○

زمیں پہ گردوں نشین بھی، ہمزبان روح الامین بھی ہے
پناہ عالمیاں ہے اس دور کا وہ حسنِ حسین بھی ہے
وہ مفلسوں میں لٹا رہا ہے خزانے علم اور معرفت کے
نظر گہر بار، لب زرافشاں، کلام دُرِّثمین بھی ہے
وہ اک صدا کہ دبانا چاہا تھا جس کو والغوا کے شور و شر نے
وہی صدا ہے جو آج گھیرے ہوئے محیطِ زمین بھی ہے
مجھے غم این و آں نہیں ہے، نہ فکرِ سود و زیاں ہے مجھ کو
کہ مَیں تو اس کا مطیع ہوں جو مطاع بھی ہے امین بھی ہے
مجھے نہ چھیڑو کہ آج ارض و سما کا مولا ہے میرا مولا
مرے تسلّط میں آج کل آسمان بھی ہے زمین بھی ہے
ستم کے ماروں الم نصیبوں کو جانفزا ہے پیام یہ بھی
کہ اوّلیں عاشقوں کے ساتھ ایک زمرۂ آخرین بھی ہے
سنو سنو تم جو بندگانِ خدا کی توہین کر رہے ہو
ہر ایک ہرزہ سرا کی خاطر وعید انی مہین بھی ہے
تمہیں خبر ہی نہیں لپٹ کر میں کس کے دامن سے جی رہا ہوں
قریب حبل الورید ہے جو وہی تو حبل المتین بھی ہے
جو ہم ستم زدگاں ہیں نالاں خدائے کون و مکاں کی خاطر
خدائے کون و مکاں کے وعدوں میں اصبحوا ظاہرین بھی ہے
اگرچہ شب زادگاں سے نفرین کی بھی آواز آرہی ہے
مگر نواہائے صبحِ نَو میں صدائے صد آفرین بھی ہے

عبدالمنان ناہید

---


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>2 روپے 50 پیسے |
|---|---|---|


میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے۔ یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

1- مذہب سے غرض کیا ہے! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ در حقیقت وہی بہشت ہے۔ جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہو گا۔ اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا در حقیقت یہی جہنم ہے جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہو گا۔ اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ اس کو خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو اور پھر پوری محبت ہو۔ اب دیکھنا چاہئے کہ کون سا مذہب اور کون سی کتاب ہے جس کے ذریعہ سے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے۔

2- کسی مذہب کے قبول کرنے سے غرض یہ ہے کہ وہ طریق اختیار کیا جائے جس سے خدائے غنی مطلق جو مخلوق اور مخلوق کی عبادت سے کلی بے نیاز ہے راضی ہو جائے۔ اور اس کے فیوض رحمت اترنے شروع ہو جائیں جن سے اندرونی آلائشیں دور ہو کر صحن سینہ یقین اور معرفت سے پر ہو جائے۔ سو یہ تدبیر اپنی فکر سے پیدا کرنا انسان کا کام نہیں تھا۔ اس لئے اللہ جل شانہ نے اپنے وجود اور اپنے عجائبات قدرت خالقیت یعنی ارواح و اجسام و ملائک و دوزخ و بہشت و بعث و حشر و رسالت و دیگر تمام اسرار مبدء و معاد کو یکساں طور پر پردہ غیب میں رکھ کر اور کچھ کچھ قیاسی یا امکانی طور پر عقل کو اس کوچہ میں گزر بھی دے کر غرض کچھ دکھلا کر اور کچھ چھپا کر بندوں کو ان سب باتوں پر ایمان لانے کے لئے مامور کیا۔

3- سچا مذہب شناخت کرنے کے لئے صرف تین باتوں کا دیکھنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ اس مذہب میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے۔ یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور سزا اور رحمت اور دیگر لوازم اور خواص الوہیت کی نسبت کیا بیان کیا ہے...۔

دوسرے طالب حق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس مذہب میں جس کو وہ پسند کرے اس کے نفس کے بارے میں اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن کے بارے میں کیا تعلیم ہے۔ کیا کوئی ایسی تعلیم تو نہیں جو انسانی حقوق کے باہمی رشتے کو توڑتی ہو۔ یا انسان کو دیوثی کی طرف کھینچتی ہو۔ یا دیوثی امور کو مستلزم ہو۔ اور فطرتی حیا اور شرم کی مخالف ہو۔ اور نہ کوئی ایسی تعلیم ہو جو خدا کے عام قانون قدرت کے مخالف پڑی ہو۔ اور نہ کوئی ایسی تعلیم ہو جس کی پابندی غیر ممکن یا منتج خطرات ہو۔ اور نہ کوئی ضروری تعلیم جو مفاسد کے روکنے کے لئے اہم ہے ترک کی گئی ہو۔ اور نیز یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کیا وہ تعلیم ایسے احکام سکھاتی ہے یا نہیں کہ جو خدا کو عظیم الشان محسن قرار دے کر رشتہ محبت اس سے محکم کرتے ہوں اور تاریکی سے نور کی طرف لے جاتے ہوں۔ اور غفلت سے حضور اور یادداشت کی طرف کھینچتے ہوں۔

تیسرے طالب حق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس مذہب کو پسند کرے جس کا خدا ایک فرضی خدا نہ ہو۔ جو محض قصوں اور کہانیوں کے سہارے سے مانا گیا ہو۔ اور ایسا نہ ہو کہ صرف ایک مردہ سے مشابہت رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر ایک مذہب کا خدا صرف ایک مردہ سے مشابہ ہے جس کا قبول کرنا محض اپنی خوش عقیدگی کی وجہ سے ہے نہ اس وجہ سے کہ اس نے اپنے تئیں آپ ظاہر کیا ہے تو ایسے خدا کا ماننا گویا اس پر احسان کرنا ہے۔ اور جس خدا کی طاقتیں کچھ محسوس نہ ہوں اور اپنے زندہ ہونے کے علامات وہ آپ ظاہر نہ کرے اس پر ایمان لانا بے فائدہ ہے۔

---

جس معجزہ کو عقل شناخت کرکے اس کے منجانب اللہ ہونے پر گواہی دے۔ وہ ان معجزات سے ہزارہا درجہ افضل ہوتا ہے کہ جو صرف بطور کتھا یا قصہ کے مد منقولات میں بیان کئے جاتے ہیں۔ اس ترجیح کے دو باعث ہیں ایک تو یہ کہ منقولی معجزات ہمارے لئے جو صدہا سال اس زمانے سے پیچھے پیدا ہوئے ہیں۔ جب معجزات دکھلائے گئے تھے مشہود اور محسوس کا حکم نہیں رکھتے اور اخبار منقولہ ہونے کے باعث سے وہ درجہ ان کو حاصل بھی نہیں ہو سکتا۔ جو مشاہدات اور مرئیات کو حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جن لوگوں نے منقولی معجزات کو جو تصرف عقل سے بالاتر ہیں مشاہدہ کیا ہے ان کے لئے بھی وہ تسلی کام کا موجب نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ بہت سے ایسے عجائبات بھی ہیں کہ ارباب شعبدہ بازی ان کو دکھلاتے پھرتے ہیں گو وہ مکر اور فریب ہی ہیں مگر اب مخالف بد اندیش پر کیونکر ثابت کرکے دکھلاویں کہ انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوتے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا۔ اور کسی نے مردہ کو زندہ کرکے دکھلا دیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں۔ جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔ یہ مشکلات کچھ ہمارے ہی زمانہ میں پیدا نہیں ہوئیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ انہی زمانوں میں یہ مشکلات پیدا ہو گئی ہوں۔

---

> حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں
>
> ہر ایک کو چاہیے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے جو شخص پہلے سے فیصلہ کرلیتا ہے ٹھوکر نہیں کھاتا مال اولاد بیوی بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں سب امانت خداوندی ہیں جب تک ہیں ان کی قدر عزت خاطر خدمت کرو جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو

---

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# جھوٹی افواہوں کا علاج

> مئی 1947ء میں جب تقسیم ہندوستان کا وقت قریب تھا اس وقت ملک میں افواہیں پھیل رہی ہیں۔ اس ضمن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک ارشاد تاریخ احمدیت جلد دھم ص 676 کے حوالے سے ذیل میں درج ہے۔
>
> (ادارہ)

ملک کے سیاسی تغیرات کے باعث حکومت نے اعلانوں اور خبروں کی اشاعت پر پابندی عائد کر دی تھی جس سے ملک میں ہر طرف جھوٹی افواہیں پھیلنا شروع ہو گئی تھیں جس پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 23 ہجرت / مئی 1947ء کے خطبہ میں ہی حکومت کو مشورہ دیا کہ بجائے اس کے کہ گورنمنٹ اخباروں پر خبروں کی اشاعت کے متعلق کوئی پابندیاں عائد کرے اسے چاہئے کہ وہ ایسے موقع پر عملہ کو زیادہ بڑھا دے اور اخباروں میں جو جھوٹی خبریں شائع ہوں وہ عملہ ان جھوٹی خبروں کی تردید کرتا رہے....یا اس کا ایک طریق یہ تھا کہ گورنمنٹ خود سچی خبروں کو شائع کرا دیتی....یا پھر تیسرا طریق یہ تھا کہ واقعات اور خبریں تو حسب سابق اخبارات میں شائع ہوتی رہیں مگر ہندو اور مسلمان اخبارات کے متضاد بیانات کی صورت میں جو بھی سچا واقعہ ہوتا گورنمنٹ اس کی تصدیق کر دیتی اور اگر دونوں کی باتیں غلط ہوتیں تو گورنمنٹ دونوں کی تردید کر دیتی اس طریق سے یقیناً افواہیں برا اثر نہ پھیلا سکتیں .... جمہوری حکومتوں کا یہ طریق ہے کہ وہ ایسی خبروں کو نہیں روکتیں بلکہ جو خبر غلط ہوتی ہے اس کی تردید کر دیتی ہیں اور اصل مصلحت بھی اس بات میں ہوتی ہے کہ گورنمنٹ اخبار والوں سے کہہ دے کہ جو مرضی ہے شائع کرو لیکن اگر جھوٹی خبر شائع کی تو ہم تمہیں سزا دیں گے... سزا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ چھ ماہ یا سال یا دو سال کی قید ہی ہو بلکہ قید کی سزا دینے میں یہ نقص ہوتا ہے کہ اس طرح سزا بھگتنے سے ایک شخص قوم کا لیڈر اور سردار بن جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس نے قوم کی خاطر قید کاٹی میرے نزدیک ایسے اخبار کے لئے صرف یہی سزا کافی ہے کہ اس کے متعلق عدالت یہ فیصلہ کرے کہ اس نے فلاں جھوٹ بولا۔ اور پھر اخباروں والوں کو مجبور کیا جائے کہ تم اپنے اخبار میں یہ شائع کرو کہ میں نے فلاں معاملہ میں جھوٹ بولا تھا۔ اصل خبر یہ تھی۔ پس میرے نزدیک اخبارات کو پورا موقع دینا چاہئے کہ وہ خبروں کو شائع کریں۔ جب لوگوں کے پاس ساری خبریں پہنچ جائے گی تو جھوٹی افواہیں فساد نہیں پھیلا سکیں گی۔"

ایک اچھی بات

سب سے اچھا وہ انسان ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔

# حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی شفقت

محترم بابو فقیر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ "میری ہمشیرگان کی منگنیاں اس زمانے کے رواج کے مطابق اس وقت کی گئی تھیں جبکہ وہ ابھی گود میں تھیں۔ لیکن میں نے احمدیت کی وجہ سے اپنے غیر احمدی اقارب سے قطع تعلق کر لی تھی اور ان کے رشتوں کے لئے حضرت امام اول کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ آپ نے پہلے یہ مشورہ دیا کہ اقارب کو احمدی بنانے کی کوشش کی جائے لیکن یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ اور حضرت امام اول کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ اور اخبارات الحکم یا بدر میں بھی اعلان کرایا تھا۔ حضرت صاحب کے مشورہ سے بھیرہ کے ایک احمدی سے جو پولیس میں محرر تھا ہمشیرہ فاطمہ صاحبہ کا رشتہ طے ہوا۔ جب رخصتانہ دینے کے لئے مع کنبہ سکھر سے قادیان آیا تو اس شخص کی ہمشیرہ نے دوسری بہن کا رشتہ اس کا رنگ قدرے خوبصورت ہونے کی وجہ سے طلب کیا۔ یہ مطالبہ سخت تکلیف دہ تھا۔ فیصلہ اور تیاری ایک شادی رچانے کی تھی اور عین وقت پر مطالبہ دوسری کے متعلق کر دیا گیا۔ ان دنوں حضرت امام اول حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکان کے پچھواڑے قیام رکھتے تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ عبادت عشاء کے بعد کسی سے گفتگو نہ کرتے تھے۔ خاموش جلدی گھر چلے جاتے۔ بابو صاحب دروازے کے پاس جا کھڑے ہوئے اور دریافت کرنے پر قصہ عرض کیا۔ فوراً فرمایا۔ آپ میرے مرید ہیں۔ ابھی جا کر اسے کہہ دیں کہ ہم تمہیں کوئی بھی رشتہ نہیں دیتے۔ آپ نے اپنی اہلیہ صاحبہ کو بھی اطلاع کر دی۔ جو حضرت اماں جان کے پاس قیام رکھتی تھیں۔ چنانچہ دونوں میاں بیوی کی ڈھارس بندھ گئی۔

حضرت امام اول کی ناراضگی کا علم پا کر اس شخص کی ہمشیرہ محترمہ (اہلیہ) حضرت امام اول کے پاس پہنچیں کہ ہم پہلا رشتہ ہی قبول کرتے ہیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

# حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب. بھیروی

حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے ان کا حضرت امام اول کے ساتھ قریبی تعلق تھا۔ یہ تعلق انہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دامن سے وابستہ کرنے کا موجب بنا حضرت امام الثانی نے جب امارت کا نظام جاری فرمایا تو حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب جماعت احمدیہ بھیرہ کے پہلے امیر مقرر ہوئے اور تا وفات امیر رہ کر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ ان کی پیدائش 1866ء کی ہے۔ انہوں نے 1891ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کی اور 1925ء میں 59 سال عمر پاکر اللہ کی طرف واپس چلے گئے۔

حضرت مخدوم صاحب جیسا کہ "مخدوم" کے لفظ سے ظاہر ہے بزرگوں اور پیروں کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے ان کے آباؤ اجداد کے عقیدت مندوں کا حلقہ وسیع تھا مخدوم محمد صدیق صاحب کے والد بزرگوار کا نام مخدوم محمد عثمان صاحب تھا انہوں نے روایتی پیروں سے ہٹ کر اپنی اولاد کی دینی تعلیم کا خاص بندوبست کیا تاکہ ان کی اولاد کی عزت صرف اس خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اعلیٰ تعلیم و تربیت اور نیک اعمال کے نتیجہ میں ہو۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بیٹے مخدوم محمد صدیق اور بیٹے مخدوم محمد اعظم کے لئے مشہور عالم دین اور بزرگ حضرت مولوی خان ملک صاحب مصنف قانونچہ کھوالی (عربی گرائمر) کو اتالیق مقرر کیا حضرت مولوی خان ملک صاحب کا شمار خصوصی رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ میں سے ہوتا ہے مخدوم برادران کو حضرت مولوی خان ملک صاحب کے فرزند رشید حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے بھی شاگردی کا شرف حاصل ہوا (حافظ مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے بیٹے اور حضرت مولوی خان ملک صاحب کے پوتے تھے) غرض حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔

حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب کے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب سے دوستانہ تعلقات تھے آپ ہی کی وجہ سے مخدوم صاحب نے 1891ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے وقت مخدوم صاحب کی عمر 25 سال کی تھی جس وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فوت ہوئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت صاحب کے پہلے جانشین بنے اس وقت مخدوم صاحب کی عمر 42 سال کی تھی امام اول کے ساتھ مخدوم صاحب اور ان کے خاندان کا بڑا قریبی تعلق رہا چنانچہ محمد صدیق صاحب کے بیٹے مخدوم محمد ایوب صاحب کی ایک روایت سوانح (حضرت امام جماعت الثانی) حصہ اول مؤلفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے صفحہ 301 پر یوں مذکور ہے۔

"میں 1909ء میں سکول سے موسم گرما کی تعطیلات میں قادیان گیا اور حضرت (امام) اول جو میرے والد صاحب... کے ساتھ خاص طور پر اظہار محبت فرمایا کرتے تھے' کے زیر سایہ رہا کرتا تھا اور حضرت صاحب کے درس (کلام الٰہی) میں شامل ہوا کرتا تھا انہی ایام میں معلوم ہوا کہ حضرت میاں صاحب (حضرت امام الثانی) بھی درس فرمایا کرتے ہیں چنانچہ میں بھی وہاں حاضر ہوا مجھے اس درس میں صرف چند روز ہی شامل ہونے کا موقع ملا...... الغرض اس قلیل عرصہ میں مجھ پر حضرت صاحب کے عشق و فہم (کلام الٰہی) طہارت و تقویٰ' تعلق باللہ' اجابت دعا اور مطہر زندگی کا گہرا اثر ہوا..." حضرت امام اول کے وصال کے بعد 1914ء میں حضرت امام الثانی منصب امامت پر متمکن ہوئے اور مخدوم محمد صدیق صاحب اپنے خاندان اور احباب سمیت حضرت امام جماعت الثانی کے دامن سے وابستہ ہوگئے۔

حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب تا حیات بھیرہ کے امیر رہے اور مقدور بھر خدمات کی توفیق پاتے رہے مؤلف "بھیرہ کی تاریخ احمدیت" لکھتے ہیں کہ "عہد (امامت) ثانیہ میں جب مقامی جماعتوں کی تنظیم نو کی گئی تو حضرت مخدوم (محمد صدیق صاحب) کو جماعت احمدیہ (بھیرہ) کا پہلا امیر منتخب ہونے کا شرف حاصل ہوا اور تازیست آپ کو یہ مقام حاصل رہا آپ ہمہ تن سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہتے تھے متمول زمیندار تھے سلسلہ کی خدمت دل کھول کر کرتے تھے خاموش طبع تھے مگر نکتے کی بات کہتے تھے اخلاص کا عمدہ نمونہ آپ کی ذات سے ملتا تھا غرباء کے غمگسار اور مددگار تھے آپ طب یونانی میں بھی۔ دسترس رکھتے تھے علوم دینی اور عقل و فراست کی خوبیوں سے آراستہ تھے"

حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خصوصی رفقاء میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب کی وفات کے بعد (جو 1925) میں ہوئی تھی۔ ان کے فرزند رشید مخدوم محمد ایوب صاحب بی اے (علیگ) کو جماعت احمدیہ بھیرہ کا امیر منتخب کیا گیا انہوں نے بھی اپنے بزرگ والد کے نقش قدم پر چل کر لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی آپ 1956ء تک یعنی 25' 26 سال تک بھیرہ کے امیر رہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

---

مسکینی سے (کلام الٰہی) کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہوگا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیالوں کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

---

یادرفتگان

عبدالغفار ڈار

# محترم ریٹائرڈ کیپٹن عبدالخالق صاحب

روزنامہ "الفضل" احباب جماعت کے لئے بسا غنیمت ہے جس میں روزانہ صفحہ 1 پر ملفوظات کی صورت میں احباب کے لئے روحانی مائدہ ہوتا ہے پھر ہمارے اماموں کے ارشادات اور اگلے صفحے پر انہی ارشادات کی روشنی میں محترم جناب سیفی صاحب کے رشحات قلم اداریہ اور منظوم کلام کا تحفہ ہوتا ہے دیگر مضامین کا بھی ذوق شوق سے مطالعہ کیا جائے تو مختصر سے حجم پر مشتمل ہمارا یہ اخبار بسا غنیمت ہی نہیں بلکہ ایک نعمت خداوندی ہے اس وقت یہ عریضہ لکھنے کا موقع یہ پیدا ہوا کہ عام ملکی جماعتی خبروں کے علاوہ اکثر اوقات ہمیں وہ خبریں جو کسی اور جہت سے ہم تک نہ پہنچی ہوں وہ بھی "الفضل" کے ذریعہ سے ہی مل جاتی ہیں۔ اکثر احباب جماعت راولپنڈی کو اپنے ایک مخلص کارکن دوست چوہدری عبدالخالق صاحب ریٹائرڈ کیپٹن سابق سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ راولپنڈی کی وفات حسرت آیات کی خبر بھی ہمیں "الفضل" کے ذریعہ سے ہی ہوئی۔

چوہدری عبدالخالق صاحب کے بزرگ گولیکی کے رہنے والے تھے وہ اپنے خاندان میں خود احمدی ہوئے اور راولپنڈی میں ملازمت کا طویل عرصہ گزارا۔ عبدالخالق صاحب 1990ء میں اپنے بڑے بیٹے صبور خالق کے پاس مع اپنی اہلیہ صاحبہ کے چلے گئے اس دوران ایک جواں سال بیٹے کی ناگہانی وفات کا اس خاندان کو صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ اور اب اگست 96ء میں ہمارے یہ مخلص بھائی ہمیں اور اپنے جملہ لواحقین کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پر اے دل تو جاں فدا کر

چوہدری عبدالخالق صاحب نہایت با اخلاق' چاک و چوبند' مستعد اور اب 70 سال کی عمر میں بھی جوان ہمت ہنس مکھ جماعتی کاموں میں اور تحریکوں میں برابر کے حصہ دار اور پیش پیش تھے نیو جرسی جا کر بھی جماعتی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہمارے امیر صاحب مکرم جناب مجیب الرحمٰن صاحب نے مقامی طور پر ان کا جنازہ غائبانہ ادا کیا ان کی تجہیز میں نیو جرسی کی جماعت نے حصہ لیا اور ان کی ربوہ میں تدفین کا حال 12۔ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے گذشتہ دو تین سال سے یکے بعد دیگرے ہماری جماعت راولپنڈی کے دیگر اور نہایت مخلص بزرگ دوست بریگیڈیئر ضیاء الحسن صاحب۔ ملک محمد شریف صاحب۔ شیخ بشیر احمد صاحب۔ جناب جنرل نسیم صاحب اور اب چوہدری عبدالخالق صاحب ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نیک نمونہ پر قائم ہونے کی توفیق دے۔

---

یادرفتگان

سعدیہ ظفر

# محترمہ حسین بی بی صاحبہ

یہ تو زبان زدعام ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر ماں کے قدموں تلے جنت نہیں اس قول پر صرف وہی مائیں پوری اترتی ہیں جو اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کرپاتی ہیں جو اپنی اولاد کو دینی رنگ میں معاشرتی قدروں کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے اولادوں کو حیوانیت سے انسانیت کے مرتبے پر فائز کرنے میں کامیاب رہتی ہیں۔

ہاں! میں یہ کہنے میں مکمل طور پر حق بجانب ہوں کہ پیاری امی جان محترمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ ملک گل شیر خان صاحب نے اس قول کو حقیقت کا روپ دیا۔ وہ نہ صرف اپنی اولاد کے لئے جنت ثابت ہوئیں۔ بلکہ اپنی بہوؤں کے لئے بھی جنت کی ٹھنڈی ہواؤں سے کچھ کم نہ تھیں مجھے ان کی بڑی بہو ہونے کا شرف حاصل ہوا آپ کے تین بیٹے دعاؤں کا اعجاز تھے آپ کی شادی کے تقریباً دس سال بعد دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کو چار لڑکے عطا فرمائے۔ جن میں سے بفضل تعالیٰ تین بقید حیات ہیں۔ امی جان نے تینوں بیٹوں کی خالص احمدی رنگ میں تربیت کی۔ سچ اور جھوٹ میں تمیز کرائی۔ صفائی کا خاص خیال رکھتیں۔ نفس کی پاکیزگی عبادت اور دعاؤں میں آپ کو کمال درجہ شغف تھا اور اپنی اولاد میں بھی یہی اوصاف پیدا کئے۔ نہایت ہی متوکل تھیں۔ آپ کے وجود میں محبت اور صلہ رحمی کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ نہایت ہمدرد اور حلیم الطبع ہونے کے ساتھ ساتھ باوقار شخصیت کی مالک تھیں۔

میری شادی آپ کے بڑے بیٹے محترم ظفر محمود خالد سے ہوئی شادی کے تقریباً دو سال بعد اپنے دوسرے بیٹے محترم نصر محمود طارق کے پاس جرمنی میں چلی گئیں۔ آپ کو دل کا عارضہ لاحق تھا۔ دل کے کامیاب اپریشن کے بعد بفضل تعالیٰ سات سال تک زیست کی منزلیں طے کرتے ہوئے 9۔ مارچ 1996ء کو جرمنی میں اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔

اپنی والدہ کے وفات پا جانے پر اپنے شوہر کی اجازت سے اپنے والد اور چھوٹے بھائی کے لئے

باقی صفحہ 5 پر

خلافت لائبریری-ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد- لاہور کینٹ

# قانون کا احترام

ہر قوم اور ہر ملک میں معمولات زندگی کی پیش رفت کے لئے مختلف قوانین بنائے جاتے ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا جائے گو کہ وقتی طور ان پر عمل در آمد کرتے وقت ذرا سی دقت۔ دشواری اور کوفت دامنگیر ہوتی ہو۔ مگر مرور وقت کے ساتھ ساتھ یہ سارا نظام ایک عمدہ طور پر چلنے والی مشین کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور پھر عامتہ الناس کو کسی قسم کی مشکل محسوس نہیں ہوتی۔

جتنی موجودہ دور کی ترقی یافتہ اقوام ہیں آپ اگر ان کی ترقی کا راز معلوم کرنا چاہیں تو آپ کو یہی ایک بات نظر آئے گی کہ وہ قوم اپنے بنائے ہوئے قانون کا احترام بڑی توجہ بڑی لگن اور بڑی تگ و دو سے کرتی ہے اس کے بالمقابل غیر مہذب کم ترقی یافتہ 'یا پسماندہ ملک اپنے ہی بنائے ہوئے قانون کا مذاق اڑاتے نظر آئیں گے۔ دنیاوی طور پر جتنا بڑا کوئی انسان ہوگا وہ دن دھاڑے سب کے سامنے قانون کی دھجیاں اڑاتا نظر آئے گا بلکہ اپنے اس فعل پر فخر اور مسرت محسوس کر رہا ہوگا۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ذہن کو تھوڑا سا ڈھالنے والی بات ہے آخر قانون کیا ہے۔ یہی نہ کہ اگر بینک' ڈاک خانہ یا کسی سٹور پر رش ہے تو فوراً بغیر کہے سنے قطار بنا لیجئے۔ ناواجب شور نہ کریں اپنی باری کا انتظار کریں وقار اور تمکنت سے آگے بڑھ کر اپنا کام کر کے چلتے بنیں۔

مجھ سے ایک دوست نے کسی شخص کا ذکر کیا کہ وہ ہوائی سفر کر رہے تھے۔ ساتھ کی سیٹ پر ایک اسرائیلی باشندہ بھی سفر کر رہا تھا۔ باتوں باتوں میں اس نے کہا کہ ہم اسرائیلی عربوں کے تیل کی دولت اور افرادی قوت سے ہرگز خوفزدہ نہیں ہاں البتہ جس دن عربوں نے بس سٹینڈ پر قطار بنالی تو پھر وہ دن ہمارے لئے خطرہ کی گھنٹی کے مترادف ہوگا۔ ذرا غور کر دیکھیں بظاہر قطار کا بنانا کتنا معمولی سا کام نظر آتا ہے مگر اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ذہن نظم و ضبط کے سانچہ میں ڈھل گیا ہے۔ ایک اور مثال لیتے ہیں جس دن پنڈی میں اوجڑی کیمپ کا خوفناک سانحہ پیش آیا اس روز مری روڈ پر جہاں کہ اکثر اوقات ہی ٹریفک جام رہتا ہے بلا کا جام معرض وجود میں آچکا تھا ہر کوئی اپنی کار۔ گاڑی رکشا کے ہارن کو زور زور سے بجائے چلا جا رہا تھا۔ اور اوپر سے جوں جوں میزائل اور راکٹ مختلف سمتوں میں چل رہے تھے عوام الناس کا بلڈ پریشر اوپر کو جا رہا تھا۔ گھبراہٹ اور بے چینی دیکھی نہیں جاتی تھی۔ میرے ایک عزیز نے بتایا کہ اسی رش میں کسی یورپی ملک کا سفیر بھی پھنس گیا۔ لوگوں نے کیا دیکھا کہ وہ سفیر باہر نکلا اپنا کوٹ اتار دیا ٹائی کی گرہ کو ڈھیلا کر دیا اور اس نے بڑے سکون آرام اور پیار سے ٹریفک پولیس مین کی ڈیوٹی از خود سنبھال لی۔ آہستہ آہستہ ایک کار کو اشارہ دیا۔ وہ آگے سرکی۔ یا پیچھے ہٹی۔ پھر دوسری۔ پھر تیسری کرتے کرتے کوئی آدھ گھنٹہ میں سارا ٹریفک جیم ختم ہو گیا۔ وہ سفیر صاحب بھی اپنی کار میں بیٹھ کر چلے گئے۔

قانون کا احترام بڑی اہم چیز ہے۔ اس سے معاملات زندگی سنورتے ہیں ہم نو آزاد ملک قانون کو اپنے ہاتھ کی ہتھکڑی اور پاؤں کی ایک بھاری بھر کم زنجیر سمجھتے ہیں اور پھر بغیر سوچے سمجھے شارٹ کٹ اور بائی پاس کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔

اسی طرح سڑک پر ٹریفک کے نظم و ضبط سے کسی ملک کے متعلق صحیح اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے قانون کا کس قدر احترام کرتا ہے۔ اگر ہم اپنے ملکی قانون کا احترام نہیں کریں گے۔ تو کیا ہمارا دشمن اس کا پاس کرے گا۔

مہذب معاشرے' ترقی پسند اور ترقی پذیر قوم و ملک کی حیثیت میں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم قانون کا احترام کریں۔ اس پر عمل کریں۔ اس طرح ہمارا وقار بلند ہوگا لوگوں کے اندر احساس ذمہ داری پیدا ہوگا۔ نفسا نفسی کی کیفیت بدل جائے گی۔ اور آہستہ آہستہ ہم بھی دوسری ترقی یافتہ قوموں کی صف میں کھڑے نظر آئیں گے۔

تو آیئے آج سے ہی فی الفور ہم ملکی قانون کی پاسداری شروع کر دیں کیونکہ اس میں ہماری اور ہمارے وطن عزیز کی بہتری اور بھلائی ہے۔ اگر ہم قانون پر دل و جان سے عمل شروع کر دیں کہ ہم سر اٹھا کر چل سکیں گے۔ ہم خود اپنے کو وزنی اور ٹھوس محسوس کرنے لگیں گے۔ ہمارے دوست اور دشمن ہمیں سنجیدگی سے لیں گے۔

---

بقیہ صفحہ 4

ڈھارس بنیں۔ اپنی قدرتی فہم و فراست اور خلوص نیت کی بدولت والد محترم کے خاص قریب تھیں۔ خاندان کے تمام افراد آپ کی فہم و فراست سے اکثر فیض یاب ہوتے رہتے۔ اپنے چھوٹے بھائی کی دیکھ بھال ماؤں کی طرح کی۔ اور اپنے بھائی مسعود احمد سینئر سائنٹیفک آفیسر نیشنل ہیلتھ لیبارٹری اسلام آباد کی وفات پر دل کے عارضہ کا شکار ہو گئیں۔

جماعتی کاموں میں باوجود کمزور وجود کے بڑھ چڑھ کے حصہ لینا۔ اجلاسات میں طبیعت کی ناسازی کے باوجود شامل ہونا۔ امام جماعت کی ہر آواز پر لبیک کہنا فطرت میں شامل تھا۔ امام جماعت سے اس قدر عقیدت و محبت تھی کہ احمدیہ ٹی وی پر حضرت صاحب کی آمد پر سب سے اگلی نشست پر بیٹھتیں اور لمحہ بھر کا شور بھی برداشت نہ کرتی تھیں۔ آخر میں گزارش ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

---

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

---

طب و صحت

ڈاکٹر ایس اے اختر

# دانتوں کی حفاظت

خوراک کو صحیح طور پر چبانے کے لئے اچھے اور مضبوط دانتوں کا ہونا بڑا ضروری ہے۔ اس لئے اگر دانتوں کی صفائی پر توجہ نہ دی جائے۔ اور ان کو کیڑا لگ جائے۔ یا مسوڑھوں میں پیپ پڑ جائے۔ تو اس سے نہ صرف منہ اور دانت کی بیماریاں بلکہ گلے اور پیٹ کی بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ہمارے ملک میں دانتوں کی بیماریاں ایک بہت بڑا مسئلہ بن رہی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق 12 سال کے۔ ایک عام بچے کے چار سے زیادہ دانتوں میں کیڑا لگا ہوتا ہے۔ جو اکثر شدید درد کا باعث ہوتا ہے اور جس کی وجہ سے دانت کو نکلوانا پڑتا ہے۔ بڑی عمر کے لوگوں میں صورت حال اس سے کہیں زیادہ بدتر اور تکلیف دہ ہے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں کہ ایک طرف تو دانتوں کی صفائی اور دیکھ بھال سے غفلت ہوتی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف علاج کی سہولتیں ناکافی ہیں۔ دانتوں کے مستند ڈاکٹروں کی شدید کمی ہے۔ اس کے علاوہ ایک عام آدمی اکثر اپنے دانتوں کا باقاعدگی سے معائنہ اور علاج کروانے میں غفلت برتتا ہے۔

دانتوں کی حفاظت کے لئے چند ایک بنیادی باتوں کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ دانتوں کی بیشتر بیماریوں کی جڑ پلاک ہے۔ پلاک ایک چپکنے والی بے رنگ تہہ ہے۔ جو ہر شخص کے دانتوں پر ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ پلاک جراثیم اور ان کے غذا پر عمل کے نتیجے میں پیدا ہونے والے زہریلے اور نقصان دہ مادوں سے وجود میں آتی ہے۔ اور خصوصاً دانتوں کے درمیان اور اس کی جڑوں میں پلاک جمع ہوتا جاتا ہے۔

پلاک میں موجود جراثیم اور دیگر زہریلے مادوں کے اثر سے مسوڑھوں میں سوجن پیدا ہو جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ دانتوں میں سوراخ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان سوراخوں میں جراثیم اور ان کے تیار کردہ نقصان مادے نہ صرف مقدار میں بڑھتے ہیں۔ بلکہ ان کے نقصان دہ اثرات میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ برش۔ منجن۔ اور دیگر مروجہ طریقوں سے منہ کی مکمل صفائی دشوار ہو جاتی ہے۔ یہ آہستہ آہستہ مسوڑھوں کے ریشے تباہ جانے کی وجہ سے دانتوں پر مسوڑھوں کی گرفت ڈھیلی ہو جاتی ہے۔ دانت ہلنے لگتے ہیں۔ اور آخر کار یا خود گر جاتے ہیں یا نکلوانے پڑتے ہیں۔ للہذا پلاک دانتوں کی تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ یہ دانتوں کے اینمل (Enamel) کو تباہ کرتا ہے۔ مسوڑھوں پہ ورم بڑھ کر (Periodontis) بن جاتا ہے۔ یہ ورم اپنی ابتدائی حالت میں قابل علاج ہے۔ لیکن یہ تکلیف اگر بڑھ جائے تو عام طور پر دانت اکھاڑنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا۔

چونکہ پلاک کا جمع ہونا ایک مسلسل عمل ہے۔ دانتوں کو برش سے صاف کرنے پر بھی یہ پوری طرح دور نہیں ہوتا۔ اور صفائی کے فوراً بعد ہی یہ دانتوں پر دوبارہ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پلاک کو دور کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

1۔ پیشہ وارانہ احتیاطی تدابیر سے کھرچنے کا عمل (Scaling)۔

2۔ صحیح طریقے سے برش کے ساتھ دانتوں کی صفائی۔ اس میں عموماً ایک خاص زاویئے سے برش کی دانتوں پر حرکت کے ذریعے پلاک کو دور کیا جاتا ہے۔

3۔ دن میں دو مرتبہ دانتوں کو برش کرنے کے بعد 2 یا 3 چمچے لسٹرین (Listerine) منہ میں لے کر 15۔20 سیکنڈ تک اچھی طرح گردش دے کر کلی کریں۔ برش اور لسٹرین کے باقاعدگی سے استعمال کرنے سے پلاک میں 50۔60 فیصد تک کمی واقع ہو جاتی ہے۔

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو عبادت میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اسکے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے ہرگز نہیں ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اس وقت وہ تو اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہو جاتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے شیطان انسان کا پورا دشمن ہے کلام الٰہی میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا پھر وہ اس پر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈالے

یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آتا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا جب انسان خدا کی راہ میں دکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا تب اس کو ایک نور ملتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah



بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# امریکی صدارتی امیدواروں کا ٹی وی مباحثہ

امریکی صدارتی انتخاب کی مہم میں ایک دلچسپ حصہ دو بڑے صدارتی امیدواروں کے درمیان مباحثہ ہوتا ہے جو ٹی وی پر ملک بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا جاتا ہے۔ اس مباحثے پر صدارتی امیدواروں کی کامیابی کا بڑا انحصار ہوتا ہے۔ چونکہ یہ ایک مباحثہ بلکہ مناظرہ ہوتا ہے اس لئے اس میں کامیابی حاصل کرنے والے کو حاضر جوابی اور تیزی سے بات کرنے کا سلیقہ آنا ضروری ہے۔ عمومی طور پر صدارت کے عہدے پر پہلے سے فائز صدارتی امیدوار کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس کا ماضی سامنے ہوتا ہے جس پر کئی پہلوؤں سے بات کی جاسکتی ہے جبکہ مخالف امیدوار ابھی نیا ہوتا ہے اس نے صرف وعدے کرنے ہوتے ہیں اور ماضی پر تنقید۔ اس کی کوئی کارکردگی زیر بحث نہیں ہوتی۔

امریکہ میں نومبر کے مہینے میں ہر چار سال کے بعد صدارتی انتخابات ہوتے ہیں اور کامیاب ہونے والا صدر اگلے سال جنوری سے اپنے عہدہ صدارت سنبھالتا ہے۔

حالیہ مہم میں گزشتہ دنوں صدر کلنٹن اور باب ڈول کے درمیان پہلا مباحثہ ہوا۔ عموماً ہر صدارتی مہم میں یہ مباحثہ دو دفعہ ہوتا ہے۔ پہلے مباحثے میں صدر کلنٹن جو بظاہر اب تک کی اس انتخابی دوڑ میں باب ڈول پر سبقت حاصل کر رہے ہیں' باب ڈول کے سامنے دبے دبے رہے وہ اپنی پالیسیوں اور کارکردگی کا دفاع کرتے رہے۔ جب انہوں نے کہا کہ گزشتہ چار سال میں امریکی عوام کی حالت بہتر ہوئی ہے تو باب ڈول نے فوراً جواب دیا کہ صرف عراق کے صدر صدام حسین کی حالت بہتر ہوئی ہے۔ امریکہ میں صدام حسین کو جس نظر سے دیکھا جاتا ہے اس کا اندازہ اس جملے سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ امریکی عوام تبھی خوش ہوں جب صدام حسین کی حالت زیادہ خراب ہو جائے اور عراق کے عوام جو لاکھوں کی تعداد میں ہر سال خوراک اور ادویہ نہ ملنے کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں' وہ کروڑوں کی تعداد میں مرنے لگیں۔ امریکی رائے عامہ کا یہ پہلو افسوسناک بھی ہے اور دردناک بھی۔ امریکی سیاست دانوں نے اپنے عوام کی تربیت بھی انہی خطوط پر کی ہے کہ صدام حسین کے نام پر غریب عراقی عوام پر عرصہ حیات صرف تنگ نہ رکھا جائے بلکہ ان کو جینے کے حق سے ہی محروم کر دیا جائے۔ تب ہی امریکی عوام کے دل میں ٹھنڈ پڑ سکتی ہے۔

صدر کلنٹن نے دعویٰ کیا کہ ان کے دور میں امریکہ نے امن اور آزادی کے لئے بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے بوسنیا میں جنگ ختم کرانے کا کریڈٹ حاصل کرنے کی بھی کوشش کی اور لاطینی امریکہ کے ملک ہیٹی میں امریکہ نواز حکومت کو بحال کرنے میں کامیابی کی طرف بھی اشارہ کیا۔ جواباً مسٹر باب ڈول نے کہا کہ مسٹر کلنٹن نے قیام امن پر اربوں ڈالر خرچ کئے لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

OOO

## کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ کی تقریب حلف وفاداری

بدھ کے روز مقبوضہ کشمیر کا دارالحکومت سری نگر ایک شہر خموشاں کا منظر پیش کر رہا ہے۔ اس روز حالیہ نام نہاد انتخابات کے ذریعے برسراقتدار آنے والے مسٹر فاروق عبداللہ نے وزارت اعلیٰ کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ اس تقریب کے موقع پر سارے کشمیر اور خصوصاً سری نگر میں مکمل ہڑتال رہی۔ فوج اور پولیس نے سخت ترین حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے۔ تقریب حلف وفاداری میں شرکت کے لئے کانگرس کے صدر مسٹر سیتارام کیسری اور جنتا دل کے لیڈر اور سابق وزیر اعظم مسٹر دیوی پی سنگھ بھی مسلمانوں والی ٹوپی پہنے ہوئے موجود تھے۔ کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اپنی تقریر میں بھارت کی زوردار اور جذباتی حمایت کی مگر انہیں گزشتہ آٹھ سال میں ہلاک ہونے والے کشمیری مسلمانوں کا درد یاد نہیں آیا۔ حریت پسندی کی اس جدوجہد میں کتنے شہروں میں نئے قبرستان بن چکے ہیں۔ اور کتنی عورتیں عصمت کا گوہر لٹا چکی ہیں اس کا انہوں نے کوئی ذکر نہیں کیا۔

عالمی ذرائع کی اطلاع کے مطابق گزشتہ قریباً آٹھ سال میں 40 ہزار کشمیری جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ ان کا خون فاروق عبداللہ کو نظر نہیں آیا۔

مقبوضہ کشمیر کے حالات میں ایک اور اہم عنصر وزیر اعلیٰ اور گورنر کے درمیان متوقع کشمکش ہے۔ گورنر کرشنا راؤ نے پہلے ہی تبصرہ کر دیا ہے کہ نیشنل کانفرنس کی سابقہ حکومت کے دور میں ریاست میں کرپشن کا دور دورہ تھا۔ گورنر کرشنا راؤ نے نیشنل کانفرنس کے نومنتخب ارکان پر بھی کرپشن کا الزام لگا دیا ہے۔ دونوں میں کشمکش ہونا لازمی ہے اور یہ بات آسانی سے سمجھ آسکتی ہے۔ مسٹر راؤ گزشتہ کئی سال سے بلاشرکت غیرے مقبوضہ کشمیر پر حکومت کر رہے ہیں۔ اب ان کو اپنے ان اختیارات سے دستبردار ہونا ہوگا اور ان کی شان و شوکت میں ماضی کی نسبت نمایاں کمی آجائے گی۔

OOO

## تبدیلی فون

O مندرجہ ذیل ٹیلی فون تبدیل ہو گئے ہیں۔
نظارت خدمت درویشاں 212975
دفتر مجلس انصار اللہ پاکستان 212982

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

**جمعرات 17- اکتوبر 1996ء**

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ کدو کا حلوہ-
2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 عربی زبان سیکھئے-
3-30 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
6-00 درثمین- حصہ 12- (دوبارہ)-
6-30 متفرق پروگرام-
7-00 (صبح) اردو کلاس- (دوبارہ)-
8-00 عربی زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
8-30 عربی پروگرام- قصیدہ نظم-
9-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 سندھی پروگرام-
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- المائدہ- کدو کا حلوہ- (دوبارہ)-
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-00 اردو پروگرام- سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ- سیرت حضرت اروڑہ خان صاحب-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 ڈچ زبان سیکھئے-
5-00 چینی پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی-
6-00 (شام) نیچرل کیور- ہومیوپیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 سیرت پروگرام از مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ 4-
7-30 الزامات کے جوابات از حضرت صاحب حصہ 12-
8-00 لقاء مع العرب- (نیا)-
9-00 روسی پروگرام-
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
11-00 جرمن پروگرام-

**جمعہ 18- اکتوبر 1996ء**

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ چوہدری محمد علی کے ساتھ ایک شام-
2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-00 ڈچ زبان سیکھئے-
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
6-00 کوئز پروگرام- سیرت پر- مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان حصہ 4-
6-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 ڈچ زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
8-30 متفرق پروگرام-
9-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
11-00 پشتو پروگرام-
12-00 (دوپہر) احمدیہ ٹیلی ویژن- تفریحی پروگرام- بزم مشاعرہ چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 اردو پروگرام- سیرت حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 نظم-
5-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
6-15 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- کوئز- لجنہ ربوہ- میرپور خاص- فیصل آباد- لاہور- راولپنڈی- ملتان-
8-00 لقاء مع العرب- (نیا)-
9-00 ترکی پروگرام-
10-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 جرمن پروگرام-

**ہفتہ 19- اکتوبر 1996ء**

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
3-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 لقاء مع العرب-

خلافت لائبریری۔ ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah



6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ کوئز لجنہ ربوہ- میر پور خاص- فیصل آباد- لاہور- راولپنڈی-ملتان-
7-00 (صبح) اردو کلاس-(دوبارہ)-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی (دوبارہ)-
9-00 ملاقات- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)-
11-00 سندھی پروگرام-
12-00 (دوپہر) طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب (دوبارہ)-
1-00 لقاء مع العرب
2-00 اردو پروگرام- الزامات کے جوابات از مولانا عبد السلام طاہر صاحب-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 محفل سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-(-) اصول کی فلاسفی کے- سو سال پورے ہونے پر 96-9-29
6-30 (شام) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
7-30 ہمارے دوستوں سے ملئے-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الہٰی-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام- کوئز- نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ-
11-00 جرمن پروگرام-

# احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

**اتوار 13- اکتوبر 1996ء**

12-00 (رات) اردو کلاس (نیا)-
1-00 دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن-
1-30 دین حق کی تاریخ کا ایک ورق از بی- اے- رفیق صاحب- حصہ دوئم-
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں (نیا)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام- بیت بازی (فائنل) کھاریاں بمقابلہ فیصل آباد-
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے-
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
8-00 چینی زبان سیکھئے-
8-30 حکایات شیریں-
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام بیت بازی (فائنل) کھاریاں بمقابلہ فیصل آباد-
11-00 سندھی پروگرام-
12-00 (دوپہر) دین حق کی تعلیم- روحانی خزائن-
12-30 دین حق کی تاریخ سے ایک ورق از بی- اے رفیق صاحب حصہ دوئم (دوبارہ)-
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 بنگلہ پروگرام- اردو پروگرام-
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 محفل سوال و جواب- از حضرت امام جماعت الرابع- کینیڈین عربوں کے ساتھ ٹورانٹو کینیڈا- (96-6-22) حصہ دوئم-
6-00 (شام) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- گھانین جماعت کا وقار عمل-
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 البانین پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
10-30 چلڈرنز کارنر - کوئز- نصرت جہاں اکیڈیمی بمقابلہ الاحمد اکیڈیمی-
11-00 جرمن پروگرام- گروپ تبادلہ خیالات- جلسہ سالانہ 96ء کے متعلق کچھ اور-

## علمی ریلی حلقہ نبی سر روڈ ضلع عمر کوٹ

○ مورخہ 29- اگست 96ء کو حلقہ نبی سر روڈ ضلع عمر کوٹ (سندھ) کے واقفین بچوں کے علمی مقابلہ جات منعقد کئے گئے- اس پروگرام میں نبی سر روڈ- شریف آباد- منور آباد- اور بشیر نگر کی جماعتوں کے واقفین نے حصہ لیا-
مکرم یونس علی صاحب آصف (مربی سلسلہ) نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے اور اپنے خطاب میں بچوں کی تربیت سے متعلق والدین کو نصائح فرمائیں-
مکرم فہیم احمد صاحب (سیکرٹری حلقہ) نے اس پروگرام کے سلسلہ میں بھرپور معاونت فرمائی- اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے-
(وکالت وقف نو)

## سالانہ ریلی واقفین نو گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

○ مورخہ 20- ستمبر 96ء کو حلقہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کی سالانہ علمی وورزشی ریلی ہوئی-
مکرم ناصر احمد صاحب طاہر سیکرٹری وقف نو ضلع گوجرانوالہ نے اس کا افتتاح کیا- بعد ازاں بچوں اور بچیوں کے علیحدہ علیحدہ علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے- بچوں نے بڑی دلچسپی' شوق اور ولولہ کے ساتھ ان میں حصہ لیا-
اختتامی تقریب میں مکرم کلیم احمد صاحب طاہر (مربی سلسلہ) نمائندہ وکالت نے نمایاں پوزیشن لینے والے واقفین نو بچوں اور بچیوں میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب کیا-
مکرم طاہر احمد صاحب بھٹی (مربی حلقہ) اور سیکرٹری صاحب گرمولہ ورکاں نے پروگرام کے لئے خصوصی معاونت کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے-
(وکالت وقف نو)

## تبدیلی فون

○ مکرم میجر (ر) عبد القادر صاحب ناظر دیوان کے گھر کا فون نمبر 657 سے تبدیل ہو کر 212977 ہو گیا ہے- اسی طرح مکرم مبارک احمد خالد صاحب مینجر رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان کے گھر کا فون نمبر تبدیل ہو کر 212970 ہو گیا ہے-

بقیہ صفحہ 1

جو آپ کی وساطت سے ان کو عطا ہوئی ہے وہ غیروں کو عطا کریں گے اور رہیں گے ہمیشہ آپ کے 'غیر کے نہیں ہوں گے-
کیسا عظیم نکتہ ہے جو کلام الہٰی نے ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا کہ چاروں سمت میں پھیل جانے والے وجود تمہارے ہی رہیں گے غیروں کے نہیں ہو سکیں گے- کیونکہ وہ تم سے زندگی پا کر لوگوں کو زندگی دینے کے لئے تو نکلے ہیں- یہ مضمون اس لئے اس میں شامل ہے کہ سوال ہی یہی تھا- (اے رب مجھے دکھا تو کس طرح مردے زندہ کرتا ہے) اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ سوال گندم اور جواب جو- اللہ تعالیٰ ہے جواب دینے والا ہے- اس کے جواب میں لازماً سوال پیش نظر رہتا ہے- پس سوال تو یہ ہے کہ زندہ کیسے کرتا ہے؟ خدا فرماتا ہے پرندے پکڑو' اپنے ساتھ مانوس کرو اور ان کو بھجوا دو- کس لئے بھجواؤ؟ زندگی کا پیغام پہنچانے کے لئے- اور پھر جو تم سے زندگی پائیں گے وہ زندہ رہیں گے-
(از خطبہ 17- ستمبر 1993ء)

بقیہ صفحہ 3

ہم بھول گئے- حضرت مولوی صاحب ہمیں معاف کر دیں- ان کی طرف سے اہلیہ حضرت مولوی صاحب نے بہت منت سماجت کی- حتیٰ کہ رات بارہ ایک بجے آپ نے معافی دی- اور بعد عبادت فجر آپ نے دار .... میں اپنی اہلیہ صاحبہ کو بھی اطلاع کر دی جو حضرت اماں جان کے پاس قیام فرما تھیں- حضرت امام اول نے خطبہ نکاح میں دردناک زبان میں فرمایا کہ اس رشتہ کے بارہ میں ہمیں بہت تکلیف ہوئی ہے- ہمارا دوست فقیر علی سندھ سے آیا ہے- بہت نیک اور سادہ ہے- انہیں اور ان کے گھر والوں کو بہت تکلیف ہوئی ہے- میں نے بہت دعا کی ہے یا تو اچھی اصلاح ہو جائے گی- یا طرفین میں سے کسی کو خدا خود سنبھال لے گا- چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ اول کے گھر سے رخصتانہ ہوا- چند دن ہمشیرہ مع خاوند حضرت امام اول کے ہاں مقیم رہیں- اہلیہ بابو صاحب کا قیام حضرت بانی سلسلہ کے گھر میں اور بابو صاحب کا مہمان خانہ میں تھا- دوبارہ رخصتی (مکلاوہ) لینے کے لئے یہ صاحب سکھر آئے- اور بابو صاحب نے میاں بیوی کے لئے پارچات بنوائے- لیکن ان صاحب نے بد دماغی دکھائی- حتیٰ کہ ایک روز بابو صاحب سے سخت کلامی کی- اور آپ کی ہمشیرہ اس رویہ سے سخت مغموم ہوئیں- بابو صاحب رات بھر ڈیوٹی دے کر صبح گھر آئے تو دیکھا ہمشیرہ کو رات کو ہیضہ ہو چکا ہے- ڈاکٹر نے کہا حالت خطرناک ہے اور شراب کی ایک خوراک پلانی چاہی لیکن ہمشیرہ نے جو آپ کی اہلیہ صاحبہ اور دوسری بہن کی طرح بہت دعا گو اور نوافل پڑھنے والی تھیں شراب پینے سے انکار کر دیا اور جاں بحق ہو گئیں- چونکہ سکھر میں اور کوئی احمدی نہ تھا- اس لئے بابو صاحب اور آپ کے خاوند دونوں نے ہی ان کا جنازہ پڑھا- اور دفن کیا- بابو صاحب نے امام جماعت اول کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع دے کر دعا کی درخواست کی- ماشکن نے بتایا گزشتہ رات کو سجدہ میں رو رو کر یہ دعا کرتے سنا- کہ اے خدا تعالیٰ تو اب بھی قادر ہے- میرے خاوند کا رویہ میرے بھائی کے ساتھ اچھا نہیں ہے- اگر میرا بھیرہ جانا اچھا نہیں تو بہتری کر دے- ایک دن آپ کو یہ خواب آیا تھا کہ فرشتہ اس کی ڈولی لئے جا رہا ہے- اس طرح حضرت امام اول کی نکاح میں کردہ بات پوری ہوئی-
(قندیلیں ص 56 تا 57)

**کوئٹہ الیکٹرونکس**
فون دکان: 583568
ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق
دکان نمبر 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ** : 12- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ صدر کے پیغام پر اتفاق رائے ہو رہا ہے جب کسی مسئلے پر اتفاق ہو رہا ہو تو کسی کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ صدر اپنے اختیارات خود جانتے ہیں۔ انہوں نے ملتان میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی تاریخ کا فیصلہ حکومت سے مشورے کے بعد کروں گا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ حکومت کتنے دن رہے گی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ ہی جانتا ہے۔ ہمیں جمہوریت پر یقین رکھنا چاہئے۔ غیر آئینی تبدیلی کے حق میں نہیں ہوں اس کا فائدہ نہ نواز شریف کو ہو گا نہ بے نظیر کو۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر سے صدر کے ترجمان نے ملاقات کی اور صدر کا خصوصی پیغام سپیکر کو پہنچایا گیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ استعفیٰ دینے کی بجائے ٹیکس لگائیں گے۔ پاکستان اور امریکہ میں مقیم بعض غیر جمہوری عناصر آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کو ہمارے دفاعی اخراجات میں کمی کرانے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ مگر ہم ملک و قوم سے غداری نہیں کریں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے رکن اور ایم این اے سید فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ حکومت صدر کی ہدایات پر سنجیدگی سے عمل کرے۔ تاخیر حکومت کے لئے سودمند نہیں ہوگی۔ صدر لغاری جمہوریت کو بچانے کے لئے آخر تک کوشاں رہیں گے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پاکستان شدید دباؤ کے باوجود جلد بازی میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کرے گا۔ ماہرین ایٹمی توانائی کے طبی' استعمال کے لئے مزید تحقیق کریں۔ حکومت اکیلی اس ضمن میں فنڈز خرچ نہیں کر سکتی۔

○ تھرمل پاور سٹیشن مظفر گڑھ میں چینی اور پاکستانی کارکنوں میں تصادم سے 9-افراد زخمی ہو گئے تاہم کوئی غیر ملکی زخمی نہیں ہوا۔ تین گھنٹے تک لوہے کے سریوں' چاقوؤں اور چھریوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا کئی گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ یہ لڑائی ایک پاکستانی کارکن کے بیٹے کو چینی کارکنوں کی طرف سے زدوکوب کرنے پر شروع ہوئی۔

○ ملکی صورت حال کے پیش نظر مسٹر نواز شریف کا دورہ امریکہ منسوخ کر دیا گیا۔ دورے کا پروگرام معلوم کرنے پر مسلم لیگیوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ انہوں نے دورہ نہ کرنے کا مشورہ دیا۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کی بیوی غنویٰ بھٹو نے سیاست میں اترنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ 25-اکتوبر کو مرتضیٰ کے چہلم کے بعد سندھ کا دورہ کر کے غم میں شریک ہونے والوں کا شکریہ ادا کریں گی۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ صدر لغاری کی بے نظیر بھٹو سے ملاقات کے نتیجے میں حکومت کو لاحق خطرہ فی الحال ٹل گیا ہے۔ معاشی اور سیاسی مشکلات میں گھری وزیر اعظم اس ملاقات کے بعد بظاہر بہتر پوزیشن میں نظر آتی ہیں۔ ایک طرف تو اقتصادی بحران شدید ہو رہا ہے دوسری طرف اپوزیشن اپنی تحریک کو بتدریج تیز کر رہی ہے۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ زرعی ٹیکس لگانے سے بے نظیر بھٹو کو شدید مشکلات کا سامنا ہو گا۔ سرکاری اخراجات میں کمی بھی متنازعہ ہے۔ زرعی ٹیکس کی مخالفت کے پیش نظر اعلیٰ سطحی اجلاس ہو گا۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ آئی ایم ایف کے قرضے کے لئے یہ تمام اقدامات کافی ہیں یا نہیں۔

○ صدر لغاری سے ملاقات کے بعد جب وزیر اعظم بے نظیر بھٹو وفاقی کابینہ کے اجلاس میں آئیں تو وہ بے حد خوشگوار موڈ میں تھیں۔ جس سے مبصرین نے اندازہ لگایا کہ ملاقات کامیاب رہی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے حکومت کے حامی آزاد گروپ کے ارکان مصطفیٰ جتوئی' بلخ شیر مزاری' اور مولانا فضل الرحمان سے رابطوں کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چوہدری نثار نے دونوں سابق نگران وزراء سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے نواز شریف کا پیغام پہنچایا اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن کی حمایت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ میں لیٹرے سیاستدانوں کے لئے طوفان بن جاؤں گا۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی پارٹی شہید بھٹو گروپ نے مطالبہ کیا ہے کہ کراچی کے ڈی آئی جی کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔ وہ مقدمہ پر اثر انداز ہونے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ ایف آئی آر درج کرانے میں رکاوٹ ہیں۔ پارٹی نے صدر اور چیف جسٹس سے معاملے کا جائزہ لینے کی اپیل کی۔

○ افغانستان کے دو اہم گروپوں کے سربراہوں عبدالرشید دوستم اور احمد شاہ مسعود نے شیعہ رہنما کریم خلیلی کے ساتھ مل کر افغانستان میں متوازی حکومت قائم کر لی ہے۔ مسعود کے فوجی دستوں نے کابل کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ دارالحکومت کے شمالی علاقوں میں طالبان کے خلاف شہریوں نے بغاوت کر دی ہے۔ دوستم اور مسعود کی مخلوط حکومت کا دارالحکومت مزار شریف کو بنا دیا گیا ہے۔ یہ حکومت نو صوبوں پر مشتمل ہو گی اطلاعات کے مطابق کابل سے غیر ملکیوں کا انخلاء جاری ہے جمعہ کو بڑی تعداد میں لوگ کابل سے فرار ہو گئے۔ طالبان نے احمد شاہ مسعود اور عبدالرشید دوستم کو مذاکرات کی دعوت دے دی ہے۔

○ صدر مملکت کے ترجمان نے سیاستدانوں سے کہا ہے کہ وہ صدر کی طرف سے ایسے بیانات جاری نہ کریں کہ صدر آئین کے آرٹیکل 58-2-B کے تحت اسمبلی توڑ سکتے ہیں یا نہیں۔ یا وہ ایسا کریں گے یا نہیں۔ ترجمان نے کہا کہ یہ آرٹیکل آئین کا حصہ ہے صدر کسی سازش کے طور پر تو اسے استعمال نہیں کریں گے لیکن اگر قومی مفاد میں ضروری ہوا تو صدر اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے دورہ امریکہ سے واپسی پر ایوان صدر میں صدر اور وزیر اعظم اور ان کے ساتھیوں کے درمیان ملاقات کے تین دور ہوئے۔ پہلی ملاقات میں صدر اور وزیر اعظم کے علاوہ کوئی تیسرا موجود نہ تھا۔ دوسری ملاقات میں شیرپاؤ سمیت کئی دوسرے لوگ موجود تھے۔ اور تیسری ملاقات میں وزیر اعظم کے مشیر وی اے جعفری شاہد حسن موجود تھے۔

○ وزیر اعظم نے بینکوں کے اربوں روپے کے قرضوں کے نادہندگان کے خلاف ایک انکوائری کمیشن بنا دیا ہے اس کے سربراہ ریٹائرڈ جسٹس ملک سعید حسن ہوں گے۔

○ نیشنل بینک نے قرضوں کے 20 بڑے نادہندگان کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ اس میں اتفاق گروپ اور ایک ایسی کمپنی شامل ہے جس کے ڈائریکٹروں میں مصطفیٰ جتوئی بھی شامل ہیں۔

○ صدر کے پیغام پر قومی اسمبلی میں احتساب کمیشن کے سوال پر اپوزیشن کو اس وقت شکست ہو گئی جب مسٹر نواز شریف کی طرف سے پیش کردہ مسودہ قانون کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کا فیصلہ اکثریت رائے سے کیا گیا۔ اپوزیشن چاہتی تھی کہ یہ مسودہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد نہ کیا جائے۔ تاہم اپوزیشن نے کہا ہے کہ وہ سلیکٹ کمیٹی میں شامل ہو گی تاکہ بل کو منظور کرانے میں تاخیر نہ ہو سکے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سپریم کورٹ کے جج صاحبان کے متعلق فیصلے پر عمل درآمد مکمل ہو گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی نے اسلام آباد میں دھرنے کی تاریخ بدل دی ہے۔ اب یہ دھرنا 27-اکتوبر کو دیا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ "جلوسی" سے نواز شریف کو اپنی طاقت کا اندازہ ہو جانا چاہئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پیپلز پارٹی کا جن ابھی بوتل میں بند ہے جب اسے کھول دیا گیا تو اپوزیشن والے کہیں نظر نہیں آئیں گے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر کی ہدایت پر پنجاب اسمبلی پر حملے اور توڑ پھوڑ کے واقعہ کی باضابطہ تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے دعویٰ کیا ہے کہ آئندہ بارہ سال میں ملک میں خواندگی کی شرح 80 فیصد ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی ہمارے سیاسی معاشی اور سماجی نظام کے لئے بہت بڑا خوف ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ 45 ہزار لیڈی ہیلتھ ورکرز آبادی میں اضافہ کے خلاف آرمی ثابت ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم شرح آبادی کو 2ء6 فیصد تک لے آئیں گے۔ اس وقت آبادی میں اضافے کی شرح تین سے ساڑھے تین فیصد کے درمیان ہے۔

○ امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ نے مسئلہ کشمیر پر بین الاقوامی کانفرنس کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی تجویز مسترد نہیں کی۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لاویں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
محمود جیولرز ربوہ
فون: دکان: 212381 گھر: 212131
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

احمدیہ ٹیلیویژن اور ڈش کو اپنے گھر کی زینت بنا کر روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوں اور واضح تصویر اور صاف آواز لینے کیلئے ہمیں مطلع کریں۔ • ریسیور کون سا ہے؟ • LNB کون سی ہے؟
• LNB کا درجہ کیا ہے؟ • ڈش کس سائز کی ہے؟ • اپنا فون نمبر اور گھر کا پتہ؟
شاہین پے ٹی وی کا اینٹنا اور ہر سائز میں ڈش اینٹنا اور اس کا سامان خریدنے کیلئے
باعتماد نام
عثمان الیکٹرونکس پٹیالہ گراؤنڈ نجاب بلڈنگ 1- لنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

دعا تو بہرہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
دمہ اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے - ۶۰ گرام ۹۰ روپے - ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534